سوال

(311)عام پرامن حالات میں نمازِ فجر میں دعائے قنوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عام پر امن حالات میں نمازِ فجر میں دعائے قنوت (نازلہ نہیں ، عام دعائے قنوت) پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟ شافعیہ اس کے ترک پر سجدہ سہو کے قائل ہیں اور محدث عبداللہ روپڑی کے نزدیک کبھی پڑھ لے اور کبھی ترک کر دے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نمازمیں اور وتر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے (سنن کبریٰ للبیھقی جلد : ۲) محدث روپڑی لکھتے ہیں : ''صبح کی نمازمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک بھی ثابت ہے ، اس لیے نمازِ فجر میں ہمیشگی سے مراد کثرت ہوگی ۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے شیخ مفخم واستاذ مکرم حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ درست و صحیح ہے ۔

[براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اور مغرب میں قنوت فرماتے تھے ۔ 1 ابومالک اشجعی فرماتے ہیں : میں نےاپنے والد محترم سے پوچھا ابا جان 1 آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، ابو بکر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیھم اجمعین کے پیچھے کوفہ میں تقریباً پانچ سال کے عرصہ تک نمازیں پڑھی ہیں کیا وہ قنوت کرتے تھے ؟ انہوں نے فرمایا : بیٹا بدعت ہے ۔ 2

1مسلم المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰت ۔ ترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی القنوت فی صلاۃ الفجر

2نسائی الافتتاح باب ترک القنوت ۔ ترمذی الصلاۃ باب فی ترک القنوت

[فتاویٰ علمائے حدیث]